مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان شروانی
مہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور

مقدس سرزمین فلسطین
اور نبوی بشارات و پیش گوئیاں

فتنوں کے دور میں ایمان وامان کا گہوارہ

شام و فلسطین وہ مقدس مقام ہے جہاں فتنوں کے خطرناک دور میں ایمان و یقین کی روشنی اور عبادت و تقوے کا توشہ اور نیکی و بھلائی کا وسیلہ اور امن وامان کا سامان نصیب ہوگا، اس کی بشارت و پیش گوئی نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے۔

چناں چہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"إنِّي رَأَيتُ عَمُودَ الكِتَاب انْتُزِعَ مِنْ تحتِ وِسَادَتِي، فَنَظَرْتُ، فإذَا هو نُورٌ سَاطِعٌ عُمِدَ به إلَى الشَّامِ، ألَا إنَّ الإيمانَ إذَا وَقَعَتِ الفِتَنُ بِالشَّام"۔

(میں نے کتاب اللہ (یعنی دین) کے ستون کو دیکھا کہ وہ میرے تکیے کے نیچے سے نکال لیا گیا، پس میں نے دیکھا کہ ایک نور شام کی جانب اٹھتا چلا جا رہا ہے، یاد رکھو کہ جب فتن واقع ہوں گے اس وقت شام میں ایمان ہوگا۔)

(مسند الشاميين للطبراني : ٣٠٩ ، المعجم الكبير : ١٤٥٤٥، المستدرك للحاكم : ٨٥٥٤، مسند أحمد: ١٧٧٧٥، فوائد تمام : ٢٧٨، مسند الحارث:١٠٤١ ، وقال الحاكم وأقره الذهبي : صحيح ، قال الهيثمي في مجمع الزوائد : رجاله رجال الصحيح (١٠، ٥٨)

ایک روایت میں ہے کہ

"فَإِذَا وَقَعَتِ الفِتَنُ فَالأَمْنُ بِالشَّام"۔

(جب فتنے واقع ہوں تو شام میں امن ہوگا) (فتح الباري: ۱۲/ ۴۰۲)

حضرت ابودرداءؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"اس دوران کہ میں سو رہا تھا، دیکھا کہ کتاب اللہ کا ستون میرے سر کے نیچے سے اٹھا لیا گیا، میں نے گمان کیا کہ وہ چلا جائے گا، پس میں نظر باندھ کر اس کو دیکھتا رہا، پس شام کی جانب اس کا رخ کر دیا گیا۔ ایک اور روایت میں جو ابو امامہ سے آئی ہے، اس کے اخیر میں یہ فرمایا کہ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ فتنے جب واقع ہوں گے، تو امن وامان شام میں ہوگا۔" (فتح الباري: ۱۲/ ۴۰۳، ارشاد الساری للقسطلانی: ۱۰/ ۱۴۴)

اس حدیث میں جو یہ فرمایا کہ "میں نے کتاب کا ستون دیکھا کہ وہ میرے تکیے کے نیچے سے نکال لیا گیا"، ابن حجر عسقلانی نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ:

"ستون کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر یا تو دین ہوتی ہے یا ایسا شخص جس پر اعتماد کیا جاتا ہے، لہٰذا یہاں مراد دین ہے۔"

اب مطلب یہ ہوا کہ میں نے دین کے ستون کو میرے نیچے سے نکلتے دیکھا اور جب نظر ڈالا، تو وہ ستون یعنی دین شام میں چلا گیا اور ایک نور کی شکل میں وہ وہاں قائم ہوگیا۔ پھر آپ نے اس کی تعبیر دیتے ہوئے فرمایا کہ یاد رکھو کہ جب فتنے واقع ہوں گے تو امن وامان اور ایمان کا مرکز شام کا علاقہ ہوگا۔

اور چوں کہ فتنوں کے دور میں ایمان کی حفاظت لوگوں کے لیے مشکلات پیدا کرے گی، اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دورِ فتن میں لوگوں کو ملک شام میں جا کر رہنے اور پناہ لینے کی ہدایت کی ہے۔

ایک اور حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

"سَتَخرُجُ نَارٌ فِي آخِرِ الزَّمانِ مِنْ حَضَرَموت تَحشُرُ النَّاسَ۔ قُلنَا: فَمَا تَأمُرُنَا يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: عَلَيكُم بَالشَّام۔"

(اخیر زمانے میں حضرموت کی جانب سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو جمع کرے گی۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم

نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس وقت تمھیں ملک شام کو اختیار کرلینا چاہیے۔)

(الترمذي: ۲۲۱۷، أحمد: ۲۰۳۶۵، صحیح ابن حبان: ۷۳۰۵، شرح السنة: ۴۰۰۷، مسند البزار: ۶۰۴۴)

اور حضرت واثلہ بن الاسقعؓ سے ایک حدیث میں وارد ہوا ہے، وہ کہتے ہیں کہ:

"حذیفہ اور حضرت معاذ بن جبلؓ نے حضرت رسولِ کریم ﷺ سے اپنے لیے منزل وٹھکانے کے بارے میں مشورہ چاہا، تو آپ ﷺ کو میں نے سنا کہ آپ نے ملک شام کی جانب اشارہ کیا۔ انھوں نے دوبارہ مشورہ چاہا، تو پھر آپ نے شام کی جانب اشارہ کیا۔ پھر انھوں نے پوچھا، تب بھی شام کی جانب اشارہ کیا، پھر فرمایا کہ تم شام کو لازم پکڑلو؛ کیوں کہ وہ اللہ کے پسندیدہ بلاد میں سے ہے، جہاں اس کے بندوں میں سے بہترین لوگ رہا کرتے ہیں۔"

(المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۲/۵۸، مسند الشامیین: ۳۳۸۷)

اس سے معلوم ہوا کہ ملک شام اور فلسطین کا علاقہ اخیر دور میں جب کہ فتنوں کی بارش ہوگی اور ایمان ویقین کو وہ فتنے متزلزل کر کے رکھ دیں گے، اس دور میں اگر ایمان ویقین کی حفاظت ہوسکتی ہے، تو وہ ملکِ شام و فلسطین کے علاقے میں جا کر ہوسکتی ہے، وہاں امن وامان بھی قائم ہوگا اور ایمان واسلام کا تحفظ بھی۔

ملکِ شام و فلسطین اہل حق کا مسکن وماویٰ

ملک شام و فلسطین کو اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں اہل حق و اہل عزیمت کا مسکن وماویٰ بنایا ہے، حضرت نبیٔ کریم ﷺ نے واضح الفاظ میں اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔

چناں چہ حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"لا تَزالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الدِّيْنِ ظَاهِرِيْنَ لِعَدُوِّهِم قَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُم مَن خَالَفَهُم إِلَّا مَا أَصَابَهُمْ مِن لَأْوَاءَ، حَتَّى يَأْتِيَهُم أَمْرُ اللهِ وهُمْ كَذلِكَ، قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيْنَ هُم؟ قَالَ: بِبَيْتِ المَقْدِسِ وَأَكْنَافِ بَيْتِ المَقْدِسِ"۔

(میری امت کا ایک طبقہ مسلسل دین پر قائم اور اپنے دشمن کے اوپر غالب رہے گا، جنھیں ان کے مخالف کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے، سوائے اس کے کہ ان کو تنگ دستی یا شدت پہنچے گی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر (فتح) اسی حال میں ان کو آجائے گی، صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! وہ لوگ کہاں ہیں؟ فرمایا کہ بیت المقدس اور اس کے اطراف واکناف میں۔)

(أحمد: ۲۲۳۲۰، المعجم الکبیر للطبراني: ۷۶۴۳، مسند الشامیین: ۸۶۰)

یہاں تک کہ ایک حدیث میں شام کو اسلام کا مرکز بھی فرمایا گیا ہے، جیسے حضرت کثیر بن مرہؓ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"ألا عقر الإسلام بالشام، وردّدها ثلاثا"۔

(یاد رکھو کہ اسلام کا مرکز شام میں ہے۔آپ نے اس بات کو تین دفعہ دہرایا۔) (الفتن لحماد بن نعیم: ۷۱۶)

اور حضرت سلمہ بن نفیل کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"عُقرُ دارِ المؤمنین بالشام"۔(مؤمنوں کا مرکز شام میں ہوگا۔)

(أحمد: ۱۶۹۶۵، الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم: ۲۶۲۵، المعجم الكبير: ۶۳۵۹)

طائفۂ منصورہ کا مقام ملکِ شام

اس کے علاوہ ملکِ شام ہی کو اس طائفۂ منصورہ کا مقام ومسکن ہونے کا شرف بھی حاصل ہے، جس کے ہر دور میں دینِ حق کے لیے کوشاں اور دشمن کے مقابلے میں غالب رہنے کی بشارت حدیث میں دی گئی ہے۔

حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

"لا يزالُ مِنْ أمّتي أمّةٌ قائمةٌ بأمرِ الله، ما يضرُّهم مَنْ كذّبهم ولا مَنْ خالفهم، حتّى يأتيَ أمرُ الله وهم على ذلك، فقالَ مالك بن يخامر: سمعتُ معاذًا يقولُ: وهم بالشّام۔"

(میری امت میں سے ایک طبقہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم ودائم رہے گا، ان کو کسی کی تکذیب ومخالفت سے کوئی نقصان نہ ہوگا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم (فتح) آجائے۔مالک بن یخامر نے کہا کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل سے سنا ہے کہ یہ لوگ ملک شام میں رہتے ہیں۔)

(البخاري: ۷۴۶۰، اعتقاد أهل السنة: ۱۶۶، مستخرج أبي عوانة: ۷۵۰۲، حلية الأولياء: ۱۵۸/۵، شرح السنة: ۴۰۱۱، مسند أبي يعلى: ۷۳۸۳)

دورِ فتن میں شام کی جانب ہجرت کی فضیلت اور ہجرت نہ کرنے والوں کی مذمت

یہی وجہ ہے کہ دورِ پرفتن میں ملکِ شام کی جانب ہجرت کرنے والوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔اور ان لوگوں کی سخت مذمت ہی نہیں؛ بل کہ ان پر وعید جو اُس دور میں شام کی جانب ہجرت نہ کر کے اہل کفر کے ساتھ رہنے پر یا مال ودولت کی خاطر اپنی جگہ سکونت پذیر رہنے پر راضی رہیں گے۔

حدیث ملاحظہ کیجیے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

"ستكونُ هجرةٌ بعدَ هجرةٍ، فخيارُ أهلِ الأرضِ ألزمُهم مهاجرَ إبراهيمَ ويبقى في الأرضِ شِرارُ أهلِها تلفِظُهم أرضُوهم، تقذرُهم نفسُ الله وتحشرُهم النّارُ مع القِردةِ والخنازير"۔

(ہجرت (مدینہ) کے بعد ایک اور ہجرت (شام کی جانب) ہوگی، پس اہل زمین میں سب سے بہترین لوگ وہ ہوں گے جو حضرت ابراہیمؑ کے مقامِ ہجرت (شام) کو لازم پکڑ لیں گے اور باقی زمین میں سب سے

بدترین لوگ (کفار وفجار) رہ جائیں گے، جن کو ان کی زمینیں پھینک ڈالیں گی، اور اللہ تعالیٰ کی ذات ان سے نفرت کرے گی اور ان کو ایک آگ (یعنی فتنہ) بندروں اور خنزیروں (یعنی کفار وفجار) کے ساتھ جمع کردے گی۔

(أبو داود: ۲۴۸۲، أحمد: ۶۹۵۲، المستدرک: ۸۴۹۷، السنن الواردۃ: ۱۷۶۵، مسند أبي داود الطیالسي: ۲۴۰۷، المعجم الکبیر: ۱۴۵۴۲، مسند الشامیین: ۲۷۶۱، حلیۃ الأولیاء: ۶/ ۵۳)

اس حدیث میں پہلی ہجرت وہ ہے، جو مدینے کی جانب ہوئی تھی اور دوسری ہجرت سے مراد علامہ خطابیؒ کے بقول شام کی جانب ہجرت ہے۔ (معالم السنن: ۲/ ۲۳۵)

اور "مہاجر ابراہیم" سے بھی ملک شام ہی مراد ہے؛ کیوں کہ حضرت ابراہیمؑ جب ملکِ عراق سے نکلے تھے تو ملک شام ہی تشریف لے گئے تھے۔ (طرح التثریب: ۲/ ۲۲)

لہٰذا ملا علی قاریؒ کے مطابق اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ:

"ستکون هجرة إلى الشام بعد هجرة کانت إلى المدینة" (مرقاۃ المفاتیح: ۹/ ۴۰۴۰)

(ایک ہجرت شام کی جانب ہوگی اس ہجرت کے بعد کو مدینے کی جانب ہو چکی ہے۔)

اور علامہ تورپشتیؒ نے کہا کہ

"یہ اس وقت ہوگی جب کہ فتنے بڑھ جائیں گے اور اسلامی ممالک میں اللہ کے دین پر قائم رہنے والے کم ہو جائیں گے اور ان پر سرکش کفار کا غلبہ ہو جائے گا۔ اور شام میں اسلامی لشکر مسلسل مخالف قوتوں سے نبرد آزما رہیں گے، یہاں تک کہ وہ دجال سے مقاتلہ کریں گے۔ پس اس وقت میں جو اس جانب ہجرت کر جائے گا وہ اپنے دین کو لے کر کامیاب ہو جائے گا اور اپنی آخرت کو درست کرنے میں لگا رہے گا"

علامہ تورپشتیؒ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے اپنے دور میں فرمایا کہ:

"غالباً اس حدیث میں اسی دور کی جانب اشارہ ہے، جس میں ہم ہیں۔" (دیکھو: مرقاۃ المفاتیح: ۹/ ۴۰۴۰)

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ اس پرفتن دور میں ایمان وعمل کے تحفظ کی ضمانت اس میں ہے کہ شام کی جانب ہجرت کر جائیں۔ اور جو لوگ ایسا کریں گے وہ اس وقت اہل زمین میں سے سب سے بھلے اور بہترین لوگ ہوں گے۔ اس کے برخلاف جو لوگ ہجرت نہیں کریں گے، وہ یا تو کفار ہوں گے، یا اہل فسق وفجور ہوں گے، جو کفار کے ساتھ رہنے کو یا تو اس وجہ سے ترجیح دیں گے، کہ مال و دولت کی حرص ان پر غالب ہوگی، یا بایں وجہ کہ جہاد وقتال سے خوف وڈر ان کو اس سے مانع بنے گا۔ (مرقاۃ المفاتیح: ۹/ ۴۰۴۰)

ایک اور حدیث بھی لائق ملاحظہ ہے، وہ یہ کہ حضرت کثیر بن مرہؓ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''أَلَا عُقْرُ الاسلام بِالشَّام، وَرَدَّدَهَا ثلاثًا، يَسُوقُ اللّٰهُ إِلَيهَا صَفْوَتَه مِنْ عِبَادِه، لايَنْزِعُ إِلَيهَا رَاغِباً فيها إِلَّا مَرحُومٌ ولا يَنْزِعُ عَنْهَا إِلَّا مَفْتُونٌ، وعليها عينُ الله تعالى من أوّلِ يوم الدَّهرِ إِلى آخِرِ يومٍ من الدهر بالطَّلِّ و المَطَرِ وإِنْ عجز أهلُها المالَ لم يعجزهم الخبر و الماء''۔

(یاد رکھو کہ اسلام کا مرکز شام میں ہوگا، (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو تین بار ارشاد فرمایا)، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے منتخب لوگوں کو اس جانب لے جائے گا۔ شام کی جانب رغبت کر کے جانے والا مرحوم اور اس سے اعراض کرنے والا فتنہ میں گرفتار ہی ہوگا۔ شام پر زمانے کے پہلے دن سے اس کے اخیر دن تک شبنم و بارش سے اللہ تعالیٰ کی نظرِ خاص ہے۔ اور اگر وہاں کے لوگ مال و دولت سے عاجز بھی ہو جائیں تو روٹی اور پانی سے عاجز نہ ہوں گے۔) (الفتن لحماد بن نعیم: ۷۱۶)

نیز ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت واثلہ ابن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''يُجَنِّدُ النَّاسُ أَجْنَادًا: جند باليَمَنِ و جند بالشَّام و جند بالمشرق و جند بالمغرب، قال رجلٌ: يا رسُولَ اللّٰه! إِنِّي فَتًى شابٌّ فَلَعَلِّي أُدرِكُ ذَلِكَ، فأيُّ ذلك تَأمُرُني؟ قال: عَلَيكُم بالشَّام، فإنَّهَا صَفْوَةُ اللّٰهِ مِنْ بِلَادِه يَسُوقُ إِلَيهَا صَفوَتَه مِنْ عِبَادِه، عَلَيكُم بِالشَّام، فإِنَّ اللّٰهَ تَكَفَّلَ لِي بِالشَّام و أهلِه، فمَنْ أبى فَلْيَلْحقْ بِيَمَنِه''۔

(لوگ لشکر تیار کریں گے، ایک لشکر یمن میں اور ایک شام میں، ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں ہوگا، ایک صاحب نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میں جوان ہوں، ہو سکتا ہے کہ میں اس دور کو پاؤں، تو آپ مجھے ان لشکروں میں سے کس کے ساتھ ہو جانے کا حکم دیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم شام کو لازم پکڑ لو؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے شہروں میں سے یہ منتخب سرزمین ہے، جہاں اللہ کے بندوں میں سے بہترین لوگوں کو اللہ تعالیٰ منتخب کر کے لے جاتے ہیں۔ تم شام کو لازم پکڑ لو؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے شام اور میرے اکرام میں وہاں کے لوگوں کی کفالت اپنے اوپر لے لی ہے اور کوئی وہاں جانے سے انکار کرے تو اس کو یمن کے ساتھ لاحق ہو جانا چاہیے۔ (المعجم الكبير: ١٣٠، مسند الشاميين: ٣٣٨٦)

یہ تمام احادیث نبویہ واضح و صاف انداز میں اس بات کی نشان دہی کر رہی ہیں کہ اخیر زمانے کے فتنوں میں شام و فلسطین کی سرزمین نیک لوگوں کا مرکز و ماویٰ و ملجا ہوگی اور وہاں کے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص عنایات ہوں گے اور لوگوں کو اپنے ایمان کے بچانے کے لیے شام سے زیادہ بہتر کوئی مقام نصیب نہ ہوگا۔